رول نمبر:.................

انٹرمیڈیٹ پارٹ فرسٹ

اُردو (انشائی) گروپ دوسرا

وقت: 02:40 گھنٹے کل نمبر: 80

(حصہ اوّل)

2۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام اور نظم کا عنوان بھی تحریر کیجیے: 01,01,08

اُٹھنا وہ جھوم جھوم کے شاخوں کا ، بار بار بالائے نخل ایک جو بلبل ، تو گل ہزار

خواہاں تھے زیبِ گلشنِ زہراؓ جو آب کے شبنم نے بھر دیے تھے کٹورے گلاب کے

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے: 01,09

ذکرِ اغیار سے ہُوا معلوم حرفِ ناصح بُرا نہیں ہوتا

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے ورنہ دُنیا میں کیا نہیں ہوتا

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

(حصہ دوئم)

3۔ سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی تحریر کیجیے: 01,01,03,10

(الف) زہراوی کا طرزِ بیان عام فہم اور زبان سادہ ہے۔ وہ جس موضوع پر قلم اُٹھاتا ہے اس کے تمام رموز اس خوبی سے بیان کرتا ہے کہ قاری کے لئے کسی قسم کا اُلجھاؤ باقی نہیں رہتا۔ پھر بعض دیگر طبی مصنفوں کی طرح وہ فلسفیانہ موشگافیوں میں نہیں اُلجھا بلکہ اپنے فن کے عملی پہلوؤں کو سامنے رکھتا ہے اور صرف انہی امور کی توضیح کرنا ضروری خیال کرتا ہے جو عملی افادیت کے حامل ہوں۔

(ب) بلاشبہ اس وقت تک وہ دم توڑ چکا تھا۔ اس کا جسم سنگِ مرمر کی میز پر بے جان پڑا تھا۔ اس کا چہرہ جو پہلے چھت کی سمت تھا کپڑے اتارنے میں دیوار کی طرف مُڑ گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ جسم اور اس کے ساتھ روح کی اس برہنگی نے اسے خجل کر دیا ہے اور وہ اپنے ہم جنسوں سے آنکھیں چرا رہا ہے۔

4۔ کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھئے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے: (i) اُسوۂ حسنہ ﷺ (ii) چراغ کی لَو 01,09

5۔ حفیظ جالندھری کی نظم "ہلالِ استقلال" کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ 05

6۔ دولڑکیوں کے درمیان فیشن پرستی کے موضوع پر ہونے والی گفتگو کو مکالماتی انداز میں لکھئے۔ ۔۔ یا ۔۔

14 اگست کو کالج میں پرچم کُشائی کی تقریب کی روداد تحریر کیجیے۔ 10

7۔ کرایہ مکان کی رسید تحریر کیجیے۔ 10

8۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے: 02,08

اعتدال، توازن اور برداشت حکمِ شرع بھی ہے اور فرضِ اخلاق بھی۔ آدمی، مقامِ آدمیت پر اعتدال ہی کی بنا پر فائز ہے کیوں کہ جہاں اسے رحم و کرم کا اختیار ہے وہیں غیظ و غضب بھی اسی کا خاصا ہے۔ یہ کھل کر ہنس سکتا ہے تو گڑگڑا کر رو بھی سکتا ہے۔ زندگی کا سارا حسن اسی ہنسنے اور رونے کے توازن اور رحم و غضب کے اعتدال پر منحصر ہے۔ فرد کی شائستگی، دوستی کے دلفریب جذبے سے لطف اندوز ہونے اور عداوت و مخاصمت کے کڑوے گھونٹ صبر و تحمل سے پینے میں نہاں ہے۔ آزادی و فراخی سے جینا بھی ہے اور دوسروں کو ان کی زندگی کا حق بھی سنجیدگی کے ساتھ دینا ہے۔ افراد اور قومیں جہاں جہاں توازن و اعتدال کے راستے سے ہٹتی ہیں وہاں وہاں انسانیت سر بلندی سے گر کر بدصورت و بدنما ہو جاتی ہے۔

1102-XI123-65000